دہلی اردو اخبار

نمبر 235 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

22 / اگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ایچ ایم نیشن صاحب پیادگانِ ہندوستان کے جو کہ رجمنٹ 23 کے لفٹنٹ تھے کپتان گراہیم صاحب کی جگہ ڈکیتوں کی گرفتاری کے صاحب کمشنر کا اسسٹنٹ اور ضلع آگرہ کا جوائنٹ مجسٹریٹ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا اور تقرر اس عہدہ کا صاحب موصوف کی کام کرنے کی تاریخ سے آغاز ہوا اینڈ رور اس صاحب قسمت الہ آباد کے صاحب کمشنر کے اسسٹنٹ نے تاکہ وہ اپنے مقام پر پہنچے ایک مہینے کی رخصت پائی۔ جے ایم بی برمرڈ صاحب الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کی جگہ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا۔ ٹریور جان چچلی پلوڈن صاحب میرٹھ کے کلکٹر اور مجسٹریٹ کو 20 ماہ حال سے اپنے ہی کام کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جوایڈ منسٹن صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب موصوف کی ایامِ غیر حاضری میں مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ اس ایم گرینتھ صاحب فتح پور کے سِول اسسٹنٹ سرجن کی رخصت بجائے دسویں کے اٹھائیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ سے آغاز ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 7 / جولائی 1831 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس میں 7 / جون 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا لہٰذا اس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 6 / 1841 فورٹ ولیم کی پریسیڈنسی واقعہ بنگالہ میں (کذا) یا رَم شرب کی درآمد کے امتناع کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانون ہذا کے جاری ہونے کے اور پریسڈنسی فورٹ ولیم واقع بنگالہ کی گورنمنٹ کے اضلاع متعلقہ میں رَم یا رَم شراب جو کہ ملکِ غیر کی کشید ہے یا کسی ملکِ مقبوضہ سرکار کی جس میں کہ رَم یا شکر کی درآمد از روئے قانون کے جائز ہے دریا کی راہ سے لے جا کر اُتارے گا یا لے جا کر اُتارنے کا عذر کرے گا۔ یا خشکی کی راہ سے لے جائے گا تو صاحب پَرمٹ یا جو عہدہ دار کہ بیرونہ مال کو گرفتار اور قبضہ کرنے

کے لئے مقرر ہے رَم یا رَم شرب مذکور کو گرفتار اور قبضہ میں کرے گا اور تب رَم یا رَم شراب مذکور جو قانون کے مال بیرونہ کی ترقی کے بابت جاری ہیں اُن کے روقرق کی جائے گی بشرطیکہ جس ضلع میں رَم یا رَم شرب مذکور درآمد ہوئی ہے یا جس میں اُن کی درآمد کرنے کا عزم کیا گیا ہے وہ اُن اضلاع میں سے نہ ہوگا جن میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں درآمد اُن چیزوں کی جائز کی ہے اور کہ گورنر جنرل بہادر کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملکِ مذکور متعلقہ میں چاہیں۔

2۔ اور کہ گورنر جنرل بہادر...... کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملکِ مذکور متعلقہ میں چاہیں..... مشتہر کر کر...... کہ ملکِ مذکورہ بالا...... مذکورہ میں سے [ص 1 کالم 2] صاحبِ کلکٹر یا کسی اور عہدہ دار سے جس کو گورنر جنرل بہادر نے کونسل (کذا) سرٹی فیکیٹ مذکورہ عنایت کرنے کے واسطے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا چاہے اُس مالک یا نائب کو لازم ہے کہ جس عہدہ دار سے سرٹیفکٹ مذکور (کذا) کیا چاہیے اس کے حضور ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے بموجب لکھ دے (کذا) عہدہ دار سرکاری سے کہ وہ صدر بھٹی جس میں کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید ہوئی ہے متعلق ہوگی اُس کی ایک سرٹیفکٹ اظہار نامہ مذکور کے ہمراہ اُس کی تصدیق کے لیے نقشہ مذکورہ 1/ر کے طرزِ مندرجہ پر (کذا) کی جائے گی۔

3۔ حکم ہے کہ اگر کوئی ضلع اس طرح کا ہو جس میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں غیر ملک کی شکر یا رَم کی درآمد یا (کذا) مقبوضہ کار کے جہاں کہ ملکِ غیر کہ شکر یا رَم ازروئے قانون کے درآمد ہوسکتی ہے کسی (کذا) جائز نہیں کی ہے تو جس عہدہ دار کے آگے کہ اظہار نامہ مذکور لکھا گیا ہوگا وہ ایک سرٹیفکٹ نقشہ ملحقہ 'ب' کے بموجب اپنی مہری اور خطی اظہار دہندہ کو عنایت کرے گا۔

4۔ حکم ہے کہ جو کوئی شخص ممالک مذکورہ کے علاقہ میں سے انگلستان کے کسی اطراف میں رَم یا رَم شرب جہاز پر لاد کر لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اُسے اجازت ہے کہ ایک سرٹیفکٹ حسب مرقومہ بالا مقامِ مذکور کے کلکٹر پرمٹ یا کسی اور عہدہ دار کے حضور ہو کہ کلکٹر پرمٹ کی جگہ اپنے اپنے علاقہ کی پریسڈنسی کی گورنمنٹ کی طرف سے اُن کے ملاحظہ کے لیے متعین ہیں پیش کرے اور جس عہدہ دار کے حضور کہ سرٹیفکٹ مذکور پیش کی ہے اُس کے آگے ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے موافق لکھ دے۔

5۔ حکم ہے کہ جس عہدہ دار کے حضور سرٹیفکٹ مذکور پیش ہو اور اظہار نامہ مذکور لکھ دیا جائے اُسے لازم ہے کہ اگر اظہار مذکور میں ناراستی یا سازش کا گمان نہ ہوتا ہو تو اظہار دہندہ کو ایک سرٹیفکٹ نقشہ ملحقہ کے بموجب عنایت کرے۔

6۔ حکم ہے کہ کسی مالک یا اُس کے نائب کو کسی رَم یا رَم شرب کے بابت جس کے کہ وہ قانون ہذا کے بموجب برآمد کیا چاہتے ہیں سرٹیفکٹ مندرجہ قانونِ ہذا عنایت نہ کی جائے گی جب تک کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید

کسی ایسی صدر بھٹی کی نہ ہوگی جس میں کہ بموجب اجازت صدر بورڈ یا کسی اور عہدہ دار کے جس کو کہ محصولِ آبکاری کا اختیار ہے ولایتی طریق پر کشید ہوتی ہے۔

7۔ حکم ہے کہ جو رَم یا رَم شرب انگلستان کو لے جانے کے ارادہ سے قانونِ ہذا کے بموجب کسی اجارتی بھٹی میں تیار کی جائے چاہیے کہ چانول اور چنے کی شرب سے خالص اور بے آمیزش ہو۔ یعنی گنے اور چھوہارے اور کھجور کے درخت کے سوائے اور کسی چیز سے نہ بنی ہو اور کہ جائے کشید کی سرٹیفیکٹ کی حصول کے وقت نقشہ ملحقہ 1/ر کے بموجب خالص اور کی جائے۔

8۔ حکم ہے کہ اگر کوئی رَم یا رَم شرب کچہری آمد کے لیے لائی جائے گی اور امتناع ہذا کے خلاف — رَم یا رَم شرب مذکور معہ تمام پیپوں وغیرہ کے قرق ہوگی [ص 2 کالم 1] کے اظہار پر کہ قانون ہذا کے بموجب اُس برآمد کی اجازت کے لیے — دی گئی ہوگی یا جس شخص یا جن اشخاص نے اُس کی تصدیق کی ہوگی اُن سے اظہار بطریق مذکورہ ذیل (کذا) کیا جائے گا۔

9۔ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانونِ ہذا کے بموجب اظہار — دروغ گوئی کرے گا تو (کذا) عدالت کو کہ حلف دروغی کے بابت — مقدمہ کی ساعت کا اختیار ہوگا اُس کے حضور ثابت ہونے پر حلف دروغی کے مقدمہ کے موافق سزا کا مستوجب ہوگا اور جو شخص کہ اس طرح گواہ کاذب بہم پہنچائے گا وہ رشوت دہی اور حلف دروغی کی سزا پاوے گا اور جو عہدہ دار سرکاری کہ اظہار کی ناراستی سے واقف ہو کر اُس کے سچ ہونے کی شہادت کرے گا وہ گواہ کاذب کی سزا کا مستحق ہوگا اور عہدہ سرکاری سے برطرف کیا جائے گا۔ ٹی ایچ میڈوک ممالکِ ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 28/جون 1841 عیسوی قانون مفصلہ ذیل ممالکِ ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے کونسل کے اجلاس میں 28 تاریخ ماہِ جون 1841 کو صادر ہوا لہٰذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 9، 1841 کا جو جرمانے کہ قانون پچیسویں 1840 کے رو سے فورٹ ولیم ممالکِ بنگال کی پریسڈنسی میں آبکاری کے محاصل کو پیشتر محفوظ رکھنے کے لیے مقرر ہیں ان میں سے بعضے جرمانوں کی تصحیح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ قانون پچیسویں 1840 کی دفعہ چودھویں کے ترمیم کے باب میں حکم ہے کہ جو مجرم قانون مذکور کی دفعہ مرقومہ کی رو سے قابل سزا کے ہیں وہ جرمانہ کے جن کی تعداد دو سو روپیہ سے یا قید کے جس کی میعاد تین مہینے سے زیادہ نہ ہو سزاوار ہوں گے اور اگر جرمانہ ادا نہ کریں گے تو مستوجب قید کے ہوں گے مگر اُس کی میعاد

ایام مذکورہ بالا سے زیادہ نہ ہوگی اور ہر حالت میں حاصل آبکاری کا صاحب مہتمم حسب مندرجہ قانونِ مرقومہ کی دوسری دفعہ کے سزا کا حکم صادر کرے گا فقط ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ۔

چین

ایک جہاز نمروڈ نامی چھٹی تاریخ ماہ حال کو چین سے کلکتہ میں لنگر انداز ہوا اُس کی چٹھیوں سے دریافت ہوتا ہے کہ 23 تاریخ مئی کو بیڑہ جہازوں کا اور سپاہِ انگریزی طرف کنٹون کے بڑھی اور سپاہ انگریزی میں یہ خبر پہنچی کہ اہل چین نے یہ تجویز کیا ہے کہ کشتیاں اور بیڑے آتش بھجوا کر انگریزی جہازوں کو جلا دیں الغرض لڑائی شروع ہوئی کئی ہزار سپاہ تاتار کی باہر شہر کے قیام رکھتی تھی اور 37 ہزار آدمی اندر شہر کے مستعد اور مسلح تھے سات دن تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار سپاہِ انگریزی فتیاب ہوئی لیکن بڑے بڑے افسر اُن کے کام آئے سر فلمینگ اسٹن ہوس سپہ سالار سپاہِ جہازی اور میجر بیچر صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل تاب مشقت اور تھکاوٹ اور تکلیفات ..... جنگ کی [تاب] نہ لا کر مر گئے اور قریب.... ہوئے اور چھ سات افسروں نے.... بعد جنرل یا نگ سپہ سالارِ افواج نے.... [ص 2 کالم 2] چنانچہ سر ہف گف صاحب اور ایف سن ہوس صاحب نے انہیں ـــ (کذا) اور یہ شرط ہوئی کہ اہل چین ایک کڑور دس لاکھ ڈالر جو کہ سکہ چین ہے عوض شہر کنٹون کے دیں چینیوں نے یہ منظور کیا اور روپیہ بھجوا دیا اور بیچ عوض ایک جہاز ملکِ اسپین کے جس کو کہ انہوں نے بخیال جہاز انگریزی کے جلا دیا تھا سولہ ہزار ڈالر (کذا) اور یہ شرط بھی کی گئی کہ سپاہِ تاتار کنٹون میں سے کوچ کر جاوے اور ساٹھ کوس پر بغیر کھولنے پھریروں اپنے جھنڈوں کے جا ٹھہرے اور سو جہاز جنگی اور پانچ چھوٹے جہاز اور اکہتر توپیں چین کی تڑوا ڈالیں اور خراب کر دیں ایک گاؤں جلا دیا اور ہزاروں گٹھے روئی کے خاکستر کر دئے اور بہت سا اسباب خصوص مثل ذخیرہ غلہ وغیرہ کے غارت اور تباہ کر دیا۔ واضح ہوتا ہے کہ دو ہزار آدمی چین کے اس (کذا) مارے گئے اور سپاہ انگریزی میں سے ستر آدمی تو سپاہِ جہازی میں سے مارے گئے اور بیالیس زخمی ہوئے اور سپاہِ خشکی میں سے نو آدمی مارے گئے اور ستر زخمی ہوئے سپاہ خشکی اور جہازاتِ جنگی واسطے تسخیر جزیرہ چوزان کے بھی بھیجے گئے ہیں۔

COPYRIGHT

قندھار

ایک چٹھیِ قندھار مورخہ 25/ ماہ گذشتہ سے واضح ہوا کہ قوم غلزی ابھی شکست و پسپائی سے راضی نہیں ہوئی ہے اور بسر کردگی سلطان خان کے جمع ہوتے جاتے ہیں۔ خان مذکور نے ایک خط میجر لیچ صاحب کو اس مضمون کا لکھا تھا کہ اگرچہ فرنگی مالک میدانوں کے ہو گئے ہیں لیکن وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھ کو پہاڑوں میں سے نکال دیں سو کہتے ہیں کہ میجر موصوف نے یہ در جواب لکھا کہ گورنمنٹ کا عزم یہ ہے کہ اُسے پہاڑوں میں سے نکال دینا ضرور

ہے اس میں کتنا ہی روپیہ اور سپاہ خرچ ہو چنانچہ صاحب موصوف نے دو ہزار سیر باروت قندھار سے منگوائی ہے واسطے اوڑادینے بعض قلعوں ملکِ خلجی کے — نصیر خان اب تک کوئٹہ میں نہیں آیا ہے اگر چہ وہاں سے کل تیں کوس پر تھا۔ کپتان اوڈبرن صاحب کی سپاہ ملکِ زمندور میں اختر خان کا تعاقب کرتی جاتی ہے لیکن کہتے ہیں کہ خان مذکور بالفعل تاب مقابلہ نہیں رکھتا ہے۔

سندھ

خطوطِ مقامِ کوئٹہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل بروکس صاحب اور برگیڈیر ویلینٹ صاحب اب تک وہیں ہیں اور یہ توقع ہے کہ وہ ماہِ آئندہ تک وہاں سے کوچ کریں گے اور اخبارِ سکھر سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد حسینِ نائب کچی جو کہ بالفعل مقامِ شوراہ میں جو کہ چالیس میل انگریزی طرف جنوب قلات کے واقع ہے قیام رکھتا ہے سو اُس نے اپنے بھائی نائب (کذا) کو لکھا ہے کہ میں تحقیق جانتا ہوں کہ نصیر خان مسٹر راس بل صاحب کے کرنیل سٹیسی صاحب سے قلات میں کہ گل محمد........ ہوگیا..... آوارہ پھرتا ہے لیکن.... اُس کے ساتھ ہیں.... گُل محمد قریبُ المرگ ہے اگر یہ حال سچ ہوتو..... [ص 3 کالم 1] ہو جاوے گی... کیونکہ یہی شخص سدِ راہ ہے (کذا) کہ سپاہ (کذا) .... میں ہوتی ہے وہ اُٹھادی جاوے گی۔ ایک اخبار صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈبلیومکناٹن صاحب بہادر نے پانچ رجمنٹیں ہندوستانی واسطے افغانستان کے اور بھی طلب کی ہیں بباعث کسی ضرورت کے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

اخبارِ کلکتہ میں ایک خط تھا اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہادی حسین جو کہ سابق طالب علم مدرسہ انگریزی کا تھا اور حال میں کوتوال فیروز پور کا اُسے (کذا) گورنمنٹ کی چھوڑ کر (کذا) نوکری مہاراجہ شیر سنگھ کی اختیار کی۔

(کذا) میں ایک شکاری جو کہ نوکر کپتان (کذا) صاحب کا تھا اس پر وقت شکار کھیلنے کے ایک شیر نے حملہ کیا (کذا) صاحب جو کہ پاس تھے انہوں نے نزدیک شیر کے...... اُس پر سر کیا شیر فوراً مر گیا لیکن باوجود علاج معالجہ کے شکاری بھی جانبر نہ ہوا اس لیے کہ زخم کاری کھائے تھے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بیچ کلکتہ کے بجائے (کذا) جلاب نمک کے زہر بکتا ہے چنانچہ ایک غریب عورت بیچ ہسپتال کلکتہ کے بہت تباہ حالت میں لائی گئی تھی بسبب اس کے کہ اُس نے اس زہر کو جلاب سمجھ کر کھالیا تھا ڈاکٹر اوشانسی صاحب نے لوگوں کو واسطے کھانے بازار کی ادویات کے منع کیا ہے۔

صاحب کلکٹر جنوبی آرکٹ کے عہدہ سے موقوف کئے گئے اور ایک کمشنر خاص وہاں بھیجے گئے ہیں واسطے تسلی اور دلدہی نارضامند مظلوموں کے اخبارِ ممبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ نصیر خاں بلانے سے صاحب اجنٹ کے نہیں آیا ہے اور مسند قلات پر شاہ نواز کو بٹھانا (کذا) نہیں مناسب معلوم ہوتا، اس لئے ایک گروہ مفصلہ ذیل بطریق

نائبوں کے واسطے جاری ہونے کاروبار ریاست کے مقرر ہوں گے۔ بی بی کنجن محمد حسین رحیم خان بھائی محراب خان متوفی کا جنرل ناٹ صاحب نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیا بسبب نااتفاقی اُن کے ہمسروں کے اور رَاس بل صاحب سرٹی فیکٹ ماندگی پر رخصت حاصل کی ہے۔ نزدیک کوئٹہ کے چھ سات گھسیارے جو کہ پہاڑوں میں واسطے گھاس لانے کے گئے تھے اُن کو دشمن گرفتار کر کے لے گئے اور خدا جانے کیا کیا۔

سیلن یعنی سراندیپ کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ دارچینی جو کہ اب تک وہاں کی بڑی اشیائے تجارت میں سے تھی اب چونکہ خواہش اس کی بہت کم ہے اس لیے (کذا) کچھ قدر نہیں رکھتی اور کچھ پرداخت اُن کی نہیں ہوتی۔

مقام کیمی میں ڈکیتوں نے دو...... حملہ کیا اور اسباب قریب تین بوٹ لے گئے..... حملہ... معلوم.......

[ص 3 کالم 2] آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل اوصاحب رزیڈنٹ لکھنؤ (کذا) اور میجر جنرل رپر صاحب اُن کی جگہ پر مقرر ہوں گے اور یہ بھی (کذا) صاحب سپرینڈنٹ ڈکیتی مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ان صاحب کا (کذا) بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ صاحب انتظام ڈکیتی سے بہت واقف ہیں اگر گورنمنٹ تنخواہ ان صاحب کی یہیں بڑھادے تو بہت مناسب ہووے۔ دریافت ہوتا ہے کہ حیدرآباد دکن میں بارہ سو آدمی ہیضہ وبائی سے مر گئے مقامِ بنکوٹ میں بہ باعث طغیانی دریا کے بہت کشتیاں بہہ گئیں اور ستر آدمی ڈوبے...... صاحب اخبار ہرکارہ گورنر بنگالہ سے درخواست کرتے ہیں (کذا) آف ڈائریکٹرس کو وہ لکھیں کہ واسطے ہندوستان کے پادری بہت کم ہیں اور (کذا) بھیجے جاویں اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب (کذا) موصوف بھولتے نہیں کہ خرچ تنخواہ پادریوں کا جو کہ مختلف اضلاع ہند (کذا) میں مقرر ہیں کتنا زیادہ ہے اور کتنی بڑی بڑی تنخواہیں ہیں ہاں اگر بہت سے پادری بہ تنخواہ قلیل مقرر کیے جائیں اسی قدر خرچ میں جو کہ اب ہے تو بہت فائدہ اُن سے نکلتا رہے۔

انگلستان کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ڈائس سومیر صاحب بیٹا بیگم (کذا) کا جو کہ انگلستان کو گیا تھا بیچ زمرہ اعیانِ پارلیمنٹ یعنی کونسلِ کلاں ملکہ معظمہ (کذا) انگلستان کے مقرر کیا گیا لیکن ایسا دریافت ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ اُس کے ہونے سے بہت ناراض ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ صاحب بزور زَر مقرر ہوئے ہیں کچھ لیاقت ایسے عہدہ جلیلہ کی نہیں رکھتے۔

کلکتہ

چند مدت سے سردار اجیت سنگھ سفیر رانی چند کنوار بانوئے مہاراجہ کھڑک سنگھ کا کلکتہ میں وارد ہے چنانچہ ذکر اس کا پہلے ہی درج اخبار کیا گیا ہے الغرض اب بھی سردارِ مذکور از روملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کی رکھتا ہے تا کہ درباب اخراج مہاراجہ شیر سنگھ اور مسند نشینی رانی مذکورہ کے کچھ عرض معروض کرے اور بیچ حاصل کرنے اس مطلب کے مدد چاہے لیکن اربابِ گورنمنٹ بموجب قاعدہ مستمرہ اپنے کے خیال بھی نقضِ عہد و پیمان کا نہیں کرتے

ہیں۔ سفیر مذکور نے اگرچہ اس باب میں بہت کوشش کی لیکن کوئی موثر نہ ہوئی اور سب طرف سے مایوسی ہوئی اور اگرچہ یہ عقدہ اُس کا لاینحل ہے پھر بھی سفیرِ مذکور کلکتہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔

کابل

...کہ مالگذاران علاقہ چارہ کار ادائے حصہ.... بھاگ گئے ہیں اور کئی کمپنیاں پلٹن ....ہندوستانی کے واسطے تنبیہ اُن [ص 4 کالم 1] ......اُس طرف روانہ ہوئے لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا، ....بہت ہے فی روپیہ دو سیر آٹا اور ڈھائی سیر گیہوں اور تین سیر جو بکتے ہیں۔....میوے نہایت گراں ہیں میوہ خشک فی چھٹاک اور میوہ تر روپیہ سیر بکتا ہے کوچہ اور بازار میں ایسی بدبو آتی ہے کہ تعفن سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے صاحب خط لکھتے ہیں کہ عمارتیں امیرانِ کابل کی بدتر گھروں سے فقیرانِ ہندوستان کے ہیں صبح سے شام تک (کذا) کی افراط سے آدمیوں کو قرار و آرام نہیں ہوتا اور رات کو مچھروں او پسّوں سے نیند لوگوں کی حرام ہو جاتی ہے الغرض یہاں کے لوگوں کو وہاں بہت تکلیف ہے شب و روز دست بدعا ہیں کہ وہ کون سا دن ہوگا کہ پھر جیتے [جی] ہندکو پھریں گے۔

بخشی چوکیدارہ

سُنا گیا ہے کہ دبائے مگس ہے تو لوگوں نے بالفعل نجات پائی لیکن یہاں کے لوگوں کا (کذا) (کذا)......کہ اب اہالیانِ چوکیدارہ کے پیچھے لپٹ پڑے ہیں یہ مرض اپنے سرلگالیا ہے ہر روز جوق جوق مبتلائے عدالت ہیں بقول اہلِ ہند (کذا) پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے بخشی وغیرہ پر نالشی ہیں کہ اسباب قرق کیا زر......(کذا)......یہ نہیں جانتے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات بخشی وغیرہ کیا کرتے......نوکر مجبور ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ لوگ بھی پاؤ سیر کا من کر دیتے ہیں۔ مگر اتنا جیسا کہ لوگوں نے ظاہر کر رکھا ہے یقین ہے کہ حکامِ بانصفت کے روبرو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکل آئے گا۔

COPYRIGHT

کورٹ آف ڈائریکٹرس

مسٹر آر ایم مارٹن صاحب نے دو سوال او نیربل کورٹ آف ڈائریکٹرس میں پیش کیے ہیں اول یہ کہ کورٹ موصوف سے درخواست کی جاوے کہ درستی اور تدبر اجازت دینے زمینداروں اور مزارعوں ممالک برٹش انڈیا کی واسطے چھڑانے لینڈ ٹیکس یعنی محصولِ زمین کے خیال اور تجویز میں رکھیں اور دوسرے یہ کہ کورٹ موصوف خیال کرے درستی اور استعمال کو بیچنے ناممکن الزراعت زمین کے جو کہ گورنمنٹ انڈیا سے تعلق رکھتی ہے تھوڑے محاصل پر اُس طور پر جیسے کہ سیلن اور ممالکِ انگریزی میں اختیار کیا گیا ہے اور صاحب موصوف نے کہا کہ میں اس حال سے واقف ہوا

چاہتا ہوں کہ آیا کورٹ آف انڈیا ڈائریکٹرس نے ان مطلبوں کو سوچا تھا اور اگر سوچا تھا تو آیا اُس نے ارادہ کیا تھا رکھنے کو اس سوال کے نتیجہ کو آگے کورٹ موصوف کے اور بیان کیا کہ میں کچھ ارادہ مداخلت کا بیچ اجرائے امور کورٹ موصوف کے نہیں رکھتا ہوں اور اگر کورٹ موصوف سوالاتِ مذکورہ بالا پر غور اور تامل فرماوے گی۔ تو میں پھر اُس وقت کچھ زیادہ تر اُس پر نہیں کہوں گا سوچیئر مین یعنی وکیل کورٹ نے کہا کہ کورٹ نے اس بات پر سوچا بھی ہے اور اس پر غور بھی کرے گی اور جب کہ (کذا) لکھی جاوے گی تب وہ آگے کورٹ کے رکھی...... مسٹر مارٹن صاحب (کذا) اطلاع دی کہ میں سہ ماہی جنرل........ یہ کہ گورنمنٹ انگریزی کسی ———

[ص 4 کالم 2] ہر بار کی جمع بندی پیداوار (کذا) پر بموجب صرف مرضی گورنمنٹ کے جو ہے (کذا) اور بونے والوں کے حقوقِ مالکانہ زمین کو فوت کرتی ہے اس میں.... جاتا رہتا ہے قدر و قیمت اس کی جاتی رہتی ہے محاصل ملک کم ہو جاتا ہے اور گورنمنٹ انڈیا کی ناپائدار۔ 3۔ یہ کہ یہ زمیندار بونے والے زمین کے مستحق ہیں حاصل کرنے کو برٹش گورنمنٹ سے ایک مقرری جمع بندی اور ایک اقرارنامہ اور ذمہ داری موروثی زمینداری کی تا کہ سرکار آئندہ کو اُن سے زیادہ جمع بہ نسبت اقرارنامہ کے طلب نہ کرے اور ہر دفعہ جمع بڑھا کرنے پڑے ایک سال یا زیادہ کے نہ لکھوالیا کرے فقط فی الواقع رائے مارٹن صاحب کی جس کسی نے سُنی نہایت پسند کی ہماری رائے بھی اسے نہایت پسند کرتی ہے بلکہ بہت مناسب ہے کہ وہ قاعدہ مستحسن جاری کیا جاوے کہ عوض محاصل ۲۵ سالہ کے زمین اور محال دے دئے جاویں (کذا) دوائم کے افسران سرکاری کو ہر آن اور ہر لحظہ بہ دل و جان اس میں کوشش اور مصروفیت لازم اور واجب ہے اس سے بہتر کوئی خیر خواہی واسطے قیام حکومتِ سرکاری کے عقل دوربین نہیں تصور کر سکتی لیکن افسرانِ سرکاری کی البتہ اس میں کساد بازی متصور ہے جب ظہور تام اس کوشش کا صورت پکڑے گا تو ظاہر ہے کہ احتیاج عہدہ دارانِ مال کی نہیں رہے گی بورڈ اور کمشنر اور کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار وغیرہ کس مرض کی دوا رہیں گے لیکن سب کو لازم ہے کہ رفاہِ عام اور خیر خواہی اپنے سرکار ولی نعمت کو مقدم جانیں سرکار کے قیام میں اور صد ہا طرح کے عہدوں پر قائم ہو سکتے ہیں۔ رزق ان کا حسب تقسیم قسامِ ازل بیش و کم نہیں ہو سکتا ہم بہت خوش ہیں جو اثر اس تدبیر کا جلد جلوۂ ظہور پکڑے۔

خط ——— صاحب سپرنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

بموجب ضمن پہلی دفعہ بارہویں قانون (کذا) کے بیچ عدالت صاحب جج بہادر کے واسطے اس بات کے کہ مقدمات اُن کی کچہری میں جلد ترتیب پاویں اور متخاصمین یا اُن کے وکلا وجہ ثبوت اپنی اپنی (کذا) عرضی نالش اور جواب دہی کی جلد داخل کریں یہ تدبیر مقرر ہے کہ اول آٹھ روز پہلے متخاصمین کو اطلاع اس بات سے دی جاتی ہے کہ تمہارا مقدمہ فلانی تاریخ روبکار ہوگا چاہیے کہ اُس روز واسطے داخل کرے دستاویزات اور قرار دینے اپنے

گواہوں کے اور پیش کرنے اور امورات کے جو واسطے انکشاف حقیقت مقدمہ کے ضرور ہوں مستعد رہو فقط اور اگر متخاصمین یا اُن کے وکلا روز معین میں تعمیل اس حکم کی نہ کرسکیں اور کوئی عذرِ معقول بھی نہ پیش کریں تو بموجب ضمن تیسری دفعہ مسطور کے اول مرتبہ اُن سے جرمانہ کہ ایک ربع قیمت کاغذ عرض نالش سے زیادہ نہ ہو لیا جاتا ہے اور دوسرے مرتبہ کے تغافل میں جرمانہ حسبِ اقتضائے حاکم کے متخاصمین سے لیا جاتا ہے اور بموجب چٹھی (کذا) نمبری 868 مرقوم یکم جنوری 1834 کے ایسے جرمانے کے وصول کرنے کا صدر امین اعلیٰ اور صدر امین کو بھی اختیار ہے اور منصفوں کو نہیں ہے اور منصفوں کو (کذا) مقدمات کے واسطے بموجب ضمن اول دفعہ (کذا) 1814 کے یہ ہدایت ہے کہ جن مقدمات میں... ایک اشتہار... لکھ کر اپنی کچہری میں آویزاں کرادیں اس... عرصہ میں اگر مدعی... مقدمہ یک طرفی تجویز ہوگا۔

COPYRIGHT